فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۴۰

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۹۴	۱۸ فتح ۱۳۴۵ ہش ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کے نفس پر روزہ گراں ہے وہ خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں لا ور ثابت کرے

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اِس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے وہ قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔

اِس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا پاک مہینہ ہے مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اِس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دیگا اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اِس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالےٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور اس حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔

جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا، اس کا دل اِس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالےٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کچھ ضعف ہے"۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۷ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود کل مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ میں سورہ انفال کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ کی تفسیر بیان فرما کر تقوے کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور اس بارہ میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

○ ڈھاکہ ۷ دسمبر۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا پچھلے دنوں ڈھاکہ میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ ربوہ۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت مورخہ ۱۵ دسمبر کو صبح دس بجے لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائے۔ ربوہ پہنچنے کے بعد آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں آپ نے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کی زیر تعمیر عمارت کا معائنہ فرمایا اور پھر مسجد مبارک میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد لاہور تشریف لے گئے۔

○ ربوہ ــ اللہ تعالےٰ نے میرے فرزند عزیز مبشر احمد ظاہر کو مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک مطابق ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور کا پوتا اور محترم خان نذر محمد خان صاحب اے ٹی لاہور کا نواسہ ہے۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے نیز خادم دین بنائے۔
خاکسار فاطمہ بیگم اہلیہ میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم حال دار الرحمت شرقی

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۶ء

ظہور امام وقت

شیعہ حضرات کی ایک کتاب بنام "علائم الظہور" حیدر آباد دکن (بھارت) مطبع حیدری میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں آخری زمانہ اور ظہور الامام کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا خلاصہ جناب حسین بخش صاحب ہمدانی نے ہفت روزہ "رضا کار" لاہور کی دو قسطوں یکم دسمبر ۱۹۶۶ء و ۸ر دسمبر ۱۹۶۶ء میں شائع کیا ہے۔ ہم یہ دونوں اقساط بشکریہ معاصر الفضل کی آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ افادۂ قارئین کی غرض سے نقل کر رہے ہیں۔ تا کہ قرب قیامت کے علائم جو شیعہ اصحاب کے نزدیک مسلمہ ہیں معلوم ہو جائیں۔

یہاں ہمیں روایت و درایت پر جرح قدح کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قسم کی احادیث اہل سنت والجماعت کی کتب حدیث میں بھی بکثرت موجود ہیں۔ چنانچہ اہل حدیث کے عالم اجل جناب نواب صدیق حسن صاحب آف بھوپال نے بھی اور بعض دوسرے حنفی اہل علم حضرات نے بھی بیان فرمائی ہیں۔ دونوں منبعوں کی روایات میں کوئی اصولی فرق نہیں ہے۔ البتہ بعض تفصیلات میں کچھ فرق ہو تو ہو یہاں ان سے غرض نہیں ہے۔ یہاں صرف یہ بات زیر غور ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت اور آخری زمانہ یعنی جو علامتیں بتائی ہیں۔ ان کی شہادت شیعہ اور سنی دونوں فریقوں کی کتب میں وافر ملتی ہے یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ دونوں فریقوں کے اہل علم حضرات نے ان علائم کا اطلاق موجودہ زمانے پر کیا ہے اور دونوں نے ان علائم کے ظہور کے وقت ہی ایک عظیم الشان امام کے ظہور کا یہی وقت متعین کیا ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن صاحب نے بھی اپنی کتاب "اقتراب الساعۃ" میں الامام المہدی کا یہی زمانہ بتایا ہے۔ "علائم الظہور" متذکرہ بالا کا جو خلاصہ ہفت روزہ رضا کار نے شائع کیا ہے۔ اس خلاصہ کے پہلے جو تمہیدی الفاظ خلاصہ نگار صاحب کی طرف سے ہیں ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ فی زماننا اہل علم حضرات کی جو حالت زبوں ہے وہ لکھ کر آپ لکھتے ہیں:-

"دین اسلام مضطر اور فریاد کناں ہے۔ اسے انتظار ہے کہ ایک آنے والے ایسے ناصر و مددگار کی جو دنیا کو ظلم و جور سے دور کر کے عدل و انصاف سے بھر دے جیسا کہ علامات امام زمانہ عجل اللہ فرجہ میں مخبر صادق کا ارشاد ہے"
(رضا کار لاہور یکم دسمبر ۱۹۶۶ء ص ۲)

دنیا اور اہل علم حضرات کی جو حالت زبوں فی زماننا شیعہ خلاصہ نگار نے بیان کی ہے اس پر بھی دوبارہ نظر ڈال لیں لکھتے ہیں:-

"شیطان ملعون کو جب بارگاہ احدیت سے دھتکار دیا تو اس راندۂ درگاہ باری تعالے نے کہا میں (شیطان) سوائے تیرے مخلص بندوں کے اور سب لوگوں کو اغوا کروں گا۔ خاص وقت معلوم تک اس ملعون کو مہلت مل گئی۔ پس لعین اور رجیم نے جو کہا تھا وہ کر کے دکھا رہا ہے۔ ماضی میں جو اس نے کیا وہ دامن قرآن اور کتب تاریخ اسلامیہ میں مسطور ہے۔ دور حاضر میں جو واقعات اور حالات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ سب اسی ابلیس کا کرشمہ ہیں جنہیں ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ اس شکاری کے جال میں دنیائے بنی آدم کی اکثریت پھنستی چلی جا رہی ہے۔ معاشرہ میں تمام برائیاں جمع ہو رہی ہیں۔ سماجی حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ظلم و جور جنگ و جدل۔ فتنہ و فساد قتل و غارت ڈاکے اور لوٹ مار۔ دغا بازی اور رشوت۔ مکر و فریب کے شعلوں کی لپیٹ میں دنیا آ چکی ہے۔ نئی روشنی کے پردے میں دنیا ظلمت کدہ بن رہی ہے۔ ثقافت کے نام پر موسیقی کے رنگا رنگ پروگرام رقص و سرود کی محفلیں ناچ گانے ان کے عکسی مناظر۔ ٹیڈی ازم۔ بے پردگی۔ بے حیائی ام

حدیث النبی

مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ نودی من ابواب الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوٰۃ دُعی من باب الصلاۃ ومن کان من اھل الجھاد دُعِیَ من باب الجھاد ومن کان من اھل الصیام دُعِیَ من باب الرّیّان ومن کان من اھل الصدقۃ دُعِیَ من باب الصدقۃ فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ بابی انت وامی یا رسول اللہ ما علیٰ من دُعِیَ من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعیٰ احدٌ من تلک الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں دو جوڑے تقسیم کرے (یعنی دو درہم یا دو دینار یا دو کپڑے وغیرہ) تو وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جاوے گا۔ (فرشتے کہیں گے) اے اللہ کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے (اس میں سے آ) پھر جو کوئی نماز والوں میں سے ہو گا۔ وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ اور جو کوئی جہاد والوں میں سے ہو گا جہاد کے دروازہ سے پکارا جائے گا۔ جو کوئی روزہ والوں میں سے ہو گا وہ ریان دروازے سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جو شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا اسے تو پھر کوئی ضرورت ہی نہ رہے گی کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے"۔ (بخاری کتاب الصوم)

ام فحاشی بے دینی کی انتہا ہو رہی ہے۔ مساجد ویران۔ سینما آباد اور بھر پور شیطان خوش کہ نفوس اکثر لوگوں کے اس کے قابو میں آ گئے۔ نفسانیت اور مادیت ابھر رہی ہے۔ روحانیت سراسیمہ اور مضطرب مسلمان خدا کو بھول چکا ہے۔ اور موت سے قطعی "غافل ہو گیا ہے۔

غیروں کو جانے دیجئے اپنوں پر نگاہ ڈالئے۔ افتراق و انتشار تہمت طرازی بدگمانی، خود غرضی۔ جاہ پسندی کے سوا اور کیا دکھائی دے رہا ہے۔ عیاش اور شراب خور لیڈر اور ورکر بنائے جا رہے ہیں غیر سید سید لکھے جا رہے ہیں "ہر کہ خود گم است دیگرے را کے رہبری کند" بولنے والوں کی زبانیں بے لگام ہو رہی ہیں قلم ان کے اپنوں کے لئے تیر و نشتر کا کام دے رہے ہیں۔ ارشاد پیغمبری ہمیں سنایا جاتا ہے کہ بعد میرے منبر پر بندر ناچیں گے۔ ماضی کی کہانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن کیا اس پر بھی نظر ہے کہ آج ہمارے ہاں مذہبی کرسیوں اور قومی سٹیج پر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ علماء۔ اعلام مجتہدین عظام۔ نائبین امام کی شان میں گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ اپنے تئیں علم میں برتری کے دعوے سٹیج پر کئے جاتے ہیں۔ ذاکری کے لباس میں دھوکہ دے کر نا سمجھ عوام سے واہ واہ کی دادیں لی جا رہی ہیں۔ بغض و حسد اور ذاتیات نے قوم کی کشتی کو بھنور میں ڈال دیا ہے۔ ایک کشتی کے کئی مختلف المزاج ناخدا بن رہے ہیں ما و دیگر سب کچھ اسی زمانہ آخر میں اپنی انتہا کو پہنچا ہے۔" (رضا کار لاہور یکم دسمبر ۱۹۶۶ء)

باقی علامات کو بھی پڑھ لیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس زمانے کا ہادی امام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ دنیا کی موجودہ حالت سے بے خبر ہے؟ وہ ہستی جو علام الغیوب ہے کیا وہ علام الموجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو پھر سوال ہے کہ امام موعود کو وہ کب اذن دے گا؟

دنیا اور اہل علم کے یہ حالات کوئی آج سے ایک دو دن میں پیدا نہیں ہوئے بلکہ چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے بھی پہلے سے چلے آتے ہیں۔ جہاں تک برصغیر ہندو پاک کا تعلق ہے یہ حالات انگریز کے آنے سے بھی پہلے چلے آتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی سیاسی کمزوری دراصل انہیں حالات اور اسباب کا نتیجہ تھی۔ الغرض اتنی مدت سے مسلمانوں کی حالت بگڑی ہوئی ہے اور اسلام پر اتنی مدت سے تباہی کی گھٹائیں چھائی چلی آتی ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ اس کی کوئی خبر نہیں۔ کیا نعوذ باللہ وہ اس امر کا انتظار کر رہا ہے جب دنیا کے پردہ پر اسلام کا نام لیوا ایک فرد بھی نہیں رہے گا آخر زمانہ غربت کا جس کا حدیث نبوی میں ذکر ہے ابھی اسلام پر آیا ہے یا نہیں؟

سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی مجلسِ شوریٰ کا انعقاد

٭ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ٭ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے اہم تجاویز

(مرتبہ مکرم مولوی عبد الشکور صاحب)

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی ستر ھویں مجلس شوریٰ مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ نومبر احمدیہ ہال فری ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ ملک کی بیرونی جماعتوں سے یکصد کے قریب نمائندگان نے شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش و طعام کا انتظام جماعت فری ٹاؤن کے ذمہ تھا جو اس نے نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیا۔

مجلس شوریٰ کا آغاز نمازِ جمعہ کے بعد تھا اس لئے نمازِ جمعہ بھی احمدیہ ہال میں ادا کی گئی۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے خطبہ دیا۔ دو بجے نماز سے فراغت کے بعد آپ ہی کی زیرِ صدارت شوریٰ کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا جس میں خاکسار نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی۔ نمائندگان کے علاوہ بعض غیر از جماعت معززین بھی مدعو تھے۔

اس موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے امیر صاحب کی درخواست پر اپنا نہایت روح پرور پیغام بھجوایا۔ سب سے پہلے امیر صاحب نے یہ پیغام پڑھکر سنایا۔ یہ پیغام جو قبل از وقت کافی تعداد میں سائیکلو سٹائل کرا لیا گیا تھا تمام نمائندگان میں تقسیم کر دیا گیا۔

اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ تمام نوعِ انسانیت میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرے۔ اسی انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب عملی طور پر اسلام کی حقیقی تصویر اور نمونہ ہوں ہمیں اسلام کا صحیح علم ہونا چاہیئے جس کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن کریم ہے پس کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہ ہو جسے قرآن مجید با ترجمہ نہ آتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا مطالعہ بھی ہم سب کے لئے اشد ضروری ہے۔ علاوہ ازیں اس موجودہ دور کے مصلح ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی ہماری روز مرہ زندگی کا حصہ ہونا چاہیئے کیونکہ اس زمانے کی پیش آمدہ مشکلات اور سوالات کا حل ان میں موجود ہے۔ خلافت کے ساتھ آپ سب کا نہایت مضبوط اور حقیقی تعلق ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم سب کی متحد اور یکجا کوششوں کے نتیجہ میں اسلام جلد از جلد تمام لوگوں کے دلوں میں گھر کر جائے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے نمائندگان سے خطاب فرمایا۔ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے ان کے سامنے گزشتہ سال کی مختصر رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ گزشتہ سال مجلس شوریٰ میں جو فیصلہ جات کئے گئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں انہیں عملی جامہ پہنانے کی توفیق ملی ہے

اس سلسلہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول بو اجے بو کا اجراء۔ حج سکیم کی کامیابی۔ اور زراعت کے سلسلہ میں جو کوشش ہوئی وہ نمائندگان کے سامنے رکھی۔

تعلیم کے سلسلہ میں آپ نے نمائندگان کو یہ خوشکن خبر سنائی کہ آئندہ سال ملک میں ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج کھولنے کا ارادہ ہے جس کے لئے محکمہ تعلیم کو درخواست بھی دے دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارا ایک اشد ضرورت گرلز سیکنڈری سکول کا اجراء ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ کس طرح مشن نے اپنے محدود ذرائع کے باوجود اس سال ۵۰ مستحق طالب علموں کو وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

آخر میں آپ نے نمائندگان کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اس افتتاحی خطاب کے بعد تین سب کمیٹیاں بنائی گئیں:۔

(۱) سب کمیٹی تبلیغ و تربیت
(۲) سب کمیٹی تعلیم
(۳) سب کمیٹی مال

ہر سہ سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد چار بجے کے قریب یہ اجلاس ختم ہوا۔

پہلے روز کی مکمل کارروائی ریڈیو سیرالیون سے نشر ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کو نمایاں حیثیت دی گئی۔ الحمد للہ۔

اسی طرح مجلس شوریٰ کی خبریں یہاں کے کثیر الاشاعت روزنامہ ڈیلی میل میں بھی نمایاں طور پر شائع ہوئی۔

دوسرے روز کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مقامی مبلغ مکرم عباس کمارا صاحب نے کی۔

مکرم مولوی نصیر احمد خاں صاحب سیکرٹری سب کمیٹی تبلیغ و تربیت اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ تبلیغ و تربیت کے کام کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے آپ نے متعدد تجاویز پیش کیں۔

نمائندگان نے ان تجاویز کے متعلق اظہار رائے کیا اور چار گھنٹوں کی کارروائی کے بعد بالآخر کثرت رائے سے تمام تجاویز منظور کر لی گئیں۔ اور دو بجے بعد دوپہر دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے بعد دوپہر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا صدر محترم کے ارشاد پر مکرم محمد نذیر احمد صاحب سیکرٹری سب کمیٹی تعلیم اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے سب کمیٹی تعلیم کی سفارشات پیش کیں۔

اس کے بعد بعض متفرق امور پر غور ہوا۔ حج سکیم کا ذکر کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے اس خوشکن بات کا انکشاف فرمایا کہ سر البرٹ مارگائی پرائم منسٹر سیرالیون آئندہ سال ہمارے ایک ممبر کے حج کے اخراجات ادا کریں گے۔ اس ضمن میں آپ نے نمائندگان کو تحریک کی کہ گزشتہ سال کی طرح وہ حج فنڈ میں رقم جمع کر کے اپنے طور پر بھی کم از کم دو ممبروں کو حج کے لئے بھجوانے کا انتظام کریں۔

ازاں بعد ایک نو احمدی دوست مکرم الیف۔ ٹی۔ لیبی F. T. LEBBI جنہیں جماعت میں داخل ہوئے ڈیڑھ سال ہوا ہے اور انہوں نے اپنی گہری دلچسپی کے باعث قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر لیا تھا۔ انہیں مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کا پہلا سبق دے کر قرآن کریم شروع کرانے کی رسم افتتاح ادا کی۔ تمام نمائندگان نے ان کے لئے دعا کی۔

آخر میں تمام نمائندگان کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورہ سیرالیون کی فلم دکھائی گئی۔

اگلے روز تمام نمائندگان کو لیسٹر (Leicester) لے جانے کا انتظام تھا۔ یہ قصبہ فری ٹاؤن سے سات میل باہر ایک نہایت سرسبز و شاداب اور پُر منظر خوبصورت پہاڑی پر واقع ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی خاصی جماعت ہے۔ اس جگہ پر مکرم وکیل التبشیر صاحب نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اس مسجد کی دیواریں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے چھت تک پہنچ چکی ہیں۔ اس خیال سے کہ بیرونی نمائندگان بھی اس مسجد کو دیکھ سکیں محترم امیر صاحب نے یہ پروگرام بنایا۔

اپنی پرائیویٹ کاروں کے علاوہ ایک گورنمنٹ بس کرایہ پر لی گئی۔ پونے دس بجے یہ قافلہ احمدیہ سکول فری ٹاؤن سے روانہ ہوا۔ اور ساڑھے دس بجے سب احباب وہاں پہنچ گئے۔ مسجد کی وسیع عمارت کو دیکھ کر تمام احباب بہت خوش ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں پر سب سے پہلے عیسائی مبلغین پہنچے تھے۔ اب اس جگہ مسجد کی عمارت ہم سب کے لئے باعثِ فخر ہے۔ اس موقع پر آپ نے احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ بھی حصولِ ثواب کی خاطر اس مسجد میں کچھ نہ کچھ چندہ دیں۔ چنانچہ اسی وقت 70.00 Le (ستر لیون) نقد جمع ہوئے۔ اور مبلغ Le 215.00 (دو صد پندرہ لیون) کے وعدہ جات ہوئے۔ دعا کے بعد ساڑھے بارہ بجے وہاں سے واپسی ہوئی۔

آخری اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تین بجے شروع ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مکرم محمد کمانڈا بونگے صاحب سیکرٹری سب کمیٹی مال نے گزشتہ سال کی آمد و خرچ کا مفصل گوشوارہ پیش کر کے آئندہ سال کا مجوزہ بجٹ سب کمیٹی کی تجاویز کے ساتھ نمائندگان کے سامنے رکھا۔

سب کمیٹی مال کی تجاویز بھی کثرت رائے سے منظور کی گئیں۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے مجلس شوریٰ میں شریک ہونے والے تمام نمائندگان کا شکریہ ادا کیا اسکے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور یہ مجلس شوریٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت کی خاطر انسان جتنی بڑی قربانی دیتا ہے خدا تعالیٰ بھی اپنی صفتِ رحیمیت کے مطابق ویسا ہی محبت و شفقت کا سلوک اس سے کرتا ہے جوانی کی عمر ایسی ہے جس میں طبعی طور پر انسان آزادی کی طرف میلان رکھتا ہے۔ ہر ایک نوجوان کو ابلیسی طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دین کو دنیا پر اور دنیوی لذات پر فوقیت دیتا ہے خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ غیر معمولی سلوک فرماتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب انبیاء علیہم السلام بچپن، جوانی اور بڑھاپے میں انتہائی تقوٰے و پاکیزگی نیکی اور معصومیت کے مقام پر فائز رہے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے جانی دشمن بھی ان کی معصومیت کے قائل رہے ہیں۔

ہمارے سید و مولیٰ سید المعصومین، وسید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم بچپن سے ہی ایسی معصوم زندگی بسر فرماتے رہے جس کی نظیر نہ پہلے پیش کی گئی نہ بعد میں۔ چھوٹی عمر سے ہی امین و صدیق کے نام سے مشہور ہو رہے تھے۔ دعوے کے وقت آپ نے اپنی پہلی زندگی کو بطور معیار صداقت پیش فرمایا۔

فقد لبثت فیکم عمراً
من قبلہ افلا تعقلون۔

یقیناً میں نے دعوے سے قبل تم میں ایک لمبا عرصہ گزارا ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ دعوے کے بعد مخالفین مخالفت کے جوش میں الٹے سیدھے اعتراضات کرتے ہیں لیکن آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کا مخالفین اور کفار پر بھی اتنا نمایاں اثر تھا کہ کسی نے بھی آپ پر اخلاقی الزام عائد نہیں کیا۔ زیادہ سے زیادہ مجنون یا ساحر قرار دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلی زندگی کو ہی سب سے بڑا ثبوتِ صداقت ٹھہرایا اور فی الفور ایمان لے آئے۔

حضرت صالح ؑ کی قوم نے بھی آپ کے دعوائے نبوت کے وقت کہا

یا صالح قد کنت فینا مرجوا

کہ آج آپ دعوئے نبوت کر رہے ہیں۔ آپ ایسا نہ کریں۔ ہم تو آپ پر امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ صالح ؑ بہت عظیم الشان انسان ہے۔ ان کی نظر میں کیونکہ نبوت کا کوئی مقام نہ تھا اس لئے انہوں نے حضرت صالح ؑ پر ایک اعتراض کر دیا۔ لیکن اس اعتراض سے بھی حضرت صالح ؑ کی معصوم جوانی کا پتہ لگتا ہے۔

حضرت یوسف ؑ کے متعلق بھی عزیز مصر کی بیوی اور اس کی ہم قوم عورتوں نے یہی گواہی دی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

فلما رأینہ أکبرنہ،
وقطعن ایدیھن
وقلن حاش للہ۔ ما
ھذا بشراً۔ ان ھذا
الا ملکٌ کریمٌ۔
(سورۃ یوسف)

ترجمہ:- پس جب ان عورتوں نے حضرت یوسف ؑ کو دیکھا تو آپ کو بہت بڑی شان کا انسان پایا اور آپ کو دیکھ کر حیرت سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا کہ یہ شخص محض اللہ کے لئے بدی کے ارتکاب سے ڈرا ہے۔ یہ بشر ہے ہی نہیں یہ تو صرف ایک معزز فرشتہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی پہلی زندگی کو اپنی صداقت کے لئے معیار ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ أفلا تعقلون۔ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲ طبع ثانی سنہ ۱۹۵۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچپن جوانی اور بڑھاپا بھی نہایت تقوٰے پاکیزگی۔ عبادت اور معصومیت میں بسر ہوئے۔ حضورؑ کو عبادتِ الٰہی میں ایسا شغف تھا کہ گویا دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر سربسجود رہتے۔ اپنا بیشتر وقت مسجد میں بسر فرماتے۔ لوگ آپ کو "مسیتڑ" یعنی مسجد میں ہر وقت رہنے والا کہا کرتے تھے۔

آپ کی پاکیزہ جوانی کا اندازہ آپ کے اس خط سے بھی ہوتا ہے جو آپ نے سیالکوٹ سے اپنے والد ماجد کو تحریر فرمایا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:-

عمر بگذشت و نماند ست جز ایامے چند
بہ کہ در یادِ کسے صبح کنم شامے چند

کہ میری عمر گزر گئی ہے اور اب چند لمحے باقی رہ گئے ہیں۔ بہتر ہے کہ میں اب کسی کی یاد میں دن رات مشغول رہوں۔ یعنی دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں صرف کر دوں۔ یہ خط حضورؑ نے ۲۴ سال کی عمر میں تحریر فرمایا تھا۔ غور کیجئے اس نوخیز جوانی میں نوجوانوں کو عام طور پر اُخروی زندگی سے اتنا لگاؤ ہی نہیں ہوتا لیکن حضرت مسیح موعودؑ اس عمر میں جو کہ عبادتِ الٰہی میں ہی گزری تھی فرماتے ہیں کہ ساری زندگی ویسے ہی گزر گئی ہے اب میں باقی ماندہ زندگی کے لمحات خالصۃً للہ بسر کرنا چاہتا ہوں۔

حضورؑ نے اسی خط میں یہ بھی لکھا ہے

بدنیائے دوں دل مبند اے جواں
کہ وقت اجل می رسد ناگہاں

کہ اے جوان آدمی کمینی دنیا سے دل مت لگانا کیونکہ موت اچانک آ جاتی ہے۔

حضورؑ کی پاک سیرت کا علم عربی کے اس شعر سے بھی ہوتا ہے۔ فرمایا ؎

المسجد مکانی۔ والصالحون إخوانی
وذکر اللہ مالی۔ وخلق اللہ عیالی

ترجمہ:- مسجد میرے رہنے کی جگہ ہے اور نیک لوگ میرے بھائی ہیں، ذکرِ الٰہی میرا مال ہے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میرے بچے ہیں۔

پس جوانی کی زندگی میں توبہ کرنا اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑانا انبیاء علیہم السلام کا طریق ہے۔ جوانی کی عمر ایسی ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانہ ہے جو ان دونوں کے بیچ کا زمانہ ہے۔ یعنی جوانی کا زمانہ جبکہ انسان خدا تعالیٰ کی پرستش کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشو و نما ہوتا ہے۔ مگر یہی زمانہ ہے جس میں نفسِ امّارہ ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایسی آفات لگی ہوئی ہیں کہ اگر انسان نگہداشت اور پوری کوشش نہ کرے تو اسی سے جہنم کی تیاری کرنے لگ جاتا ہے۔ اس زمانہ میں نفس امّارہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیرِ اثر رکھنا چاہتا ہے۔ یہی زمانہ ہے جو مواخذہ کا زمانہ ہے۔ اور یہی زمانہ ہے جس میں خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کا موقع ملتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

پھر فرمایا:-

"بوڑھوں کا دنیا میں ہونا جوانوں کے لئے عبرت کا مقام ہے مگر انسان کے دل پر اس قسم کا حجاب پڑا ہوا ہے کہ وہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا۔ ورنہ اس قسم کے نظاروں کو دیکھ کر وہ اپنے جوانی کے ایام میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرے پس سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے بچپن، جوانی، پیرانہ سالی کے انسان پر کیسے مشکل ہیں اور ان میں کس قدر مشکلات اس کے لئے ہوتی ہیں۔ دو زمانے یعنی بچپن اور بڑھاپا تو وہی نکمے اور ردّی ہیں ان میں انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ ہاں درمیان کا زمانہ یعنی جوانی کا زمانہ کچھ ہے جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا ہے۔ اسی واسطے اگر یہ زمانہ جوانی کا بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہو سکتی ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاویگا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

خدا تعالیٰ ہمیں حضورؑ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرماوے ہم دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہیں۔ ہماری ہر حرکت و سکون محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو کیونکہ ہماری تخلیق کا مقصود و منتہیٰ یہی ہے۔

آمین اللّٰھمّ آمین۔

علائم الظہور

دُنیا بھر میں شیطنت کا غلبہ اور تسلّط

منقول از ہفتہ روزہ رضا کار ریکم دسمبر ۱۹۶۶ء

نوٹ:۔ اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر ادارہ ملاحظہ فرمائیں۔

شیطان ملعون کو جب بارگاہ احدیت سے دھتکار دیا گیا تو اس راندۂ درگاہ باری تعالیٰ نے کہا تھا کہ میں (شیطان) سوائے تیرے مخلص بندوں کے اور سب لوگوں کو اغوا کروں گا۔ خاص وقتِ معلوم تک اس ملعون کو مہلت مل گئی۔ اس لعین اور رجیم نے جو کہا تھا وہ کر کے دکھا رہا ہے۔ ماضی میں جو اس نے کیا۔ وہ دامن قرآن اور کتب تاریخ اسلامیہ میں مسطور ہے دور حاضر میں جو واقعات اور حالات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ سب اسی ابلیس کا کرشمہ ہیں جنہیں ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں اس تسکاری کے جال میں دنیائے بنی آدم کی اکثریت پھنستی چلی جا رہی ہے۔ معاشرہ میں تمام برائیاں جمع ہو رہی ہیں۔ سماجی حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ظلم و جور، جنگ و جدل فتنہ و فساد قتل و غارت ڈاکے اور لوٹ مار دغابازی اور رشوت مکر و فریب کے شعلوں کی لپیٹ میں دنیا آچکی ہے۔ نئی روشنی کے پردے میں دنیا ظلم کدہ بن رہی ہے ثقافت کے نام پر موسیقی کے رنگا رنگ پروگرام رقص و سرود کی محفلیں ناچ گانے ان کے عکسی مناظر، ٹیڈی ازم بے پردگی، بے حیائی، فحاشی، بے دینی کی انتہا ہو رہی ہے۔ مساجد ویران سینما آباد اور بھرپور۔ شیطان خوش کہ نعوذ باللہ اکثر لوگوں کے اس کے قابو میں آ گئے نفسانیت اور مادیت اُبھر رہی ہے روحانیت ہراسیمہ اور مضطرب مسلمان خدا کو بھول چکا ہے اور موت سے قطعاً غافل ہو گیا ہے۔

غیروں کو جانے دیجئے اپنوں پر نگاہ ڈالیے افتراق و انتشار، تہمت طرازی، بدگمانی، خود غرضی جاہ پسندی کے سوا اور کیا دکھائی دے رہا ہے عیاش اور شرابخور "رہبر" اور "رہنما" بنائے جا رہے ہیں۔ غیر سید سید لکھے جا رہے ہیں "ہر کہ خود گشت دیگرے را کے راہبری کند" بولنے والوں کی زبانیں بے لگام ہو رہی ہیں۔ قلم ان کے اپنوں کے لئے زہر و نشتر کا کام دے رہے ہیں ارشادِ پیغمبر ہمیں سنایا جاتا ہے کہ بعد میرے ممبر پر بندر ناچیں گے ماضی کی کہانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن کیا اس پر بھی نظر ہے کہ آج ہمارے ان مذہبی کرسیوں اور قومی سٹیج پر کیا کچھ ہو رہا ہے علماء اعلام مجتہدین عظام نائبین امامؑ کی شان میں گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ اپنے تئیں علم میں برتر کی لے دعوے سٹیج پر کئے جاتے ہیں۔ ذاکری کے دلدل میں دھوکا دے کر ناسمجھ عوام سے داد داد کی داد لی جا رہی ہے۔ بغض حسد اور ذاتیات نے قوم کی کشتی کو بھنور میں ڈال دیا ہے۔ ایک کشتی کے کئی مختلف المزاج ناخدا بن رہے ہیں اور سب کچھ اکا زمانہ آخر میں اپنی انتہا کو پہنچتا ہے۔ دینِ اسلام مضطرب اور فریاد کناں ہے اسے انتظار ہے ایک آنے والے ایسے ناصر و مددگار کی جو دنیا کو ظلم و جور سے دور کر کے عدل و انصاف سے بھر دے جیسا کہ اعلامات امام زمانہ عجل اللہ فرجہ میں مخبر صادق کا ارشاد ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اسلام ابتداء میں غریب تھا۔ اور آخر زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے دیکھا کہ آگ کی قینچیوں سے ایک قوم کے لب کاٹ کر پھینک دئے جاتے ہیں میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں، کہا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عنقریب میری امت پر وہ زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں کو پسند کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے (۱) دنیا کو پسند کریں گے آخرت کو بھول جائیں گے (۲) مال کو پسند کریں گے حساب یوم محشر کو بھول جائیں گے (۳) عورتوں کو پسند کریں گے حوروں کو بھول جائیں گے (۴) بلند عمارتوں کو پسند کریں گے قبروں کو بھول جائیں گے۔

(۵) خود کو پسند کریں گے اور خدا کو بھول جائیں گے۔ لیکن حضرت امیر المومنین خدمت رسولؐ میں پہنچے۔ دیکھا کہ حضرت بہت گریہ فرما رہے ہیں عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کس قدر کیوں رو رہے ہیں فرمایا یا علی شب معراج میں میں نے اپنی امت کی چند عورتوں کو دیکھا کہ وہ عذاب خدا میں گرفتار تھیں۔ اس وقت یہی خیال کر کے رو رہا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے پستان سے لٹکی ہوئی تھی کسی عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے جسم کا گوشت آپ کھا رہی تھی اور آگ اسکے نیچے روشن تھی کسی کو دیکھا کہ زبان سے لٹکائی گئی ہے اور جہنم کا پانی اسکے حلق میں ڈالا جاتا ہے۔ کسی عورت کے پاس پاؤں اسکے ہاتھوں سے بندھے ہوئے ہیں۔ سانپ بچھو اس کو لپٹے ہوئے ہیں، کسی عورت کو تنور کی آگ میں سر کے بل لٹکا دیکھا کسی عورت کا منہ اور ہاتھ آگ سے جل رہے تھے ایک عورت نظر آئی کہ اس کا سر سور کے سر کی ہے اور بدن اس کا مثل گدھے کے بدن کے ہے اور وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہے۔ پوچھا گیا یا حضرت فرمائیے تو ان عورتوں نے دنیا میں کیا عمل کئے تھے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جن عورتوں کو ان کے سر کے بالوں سے لٹکایا گیا تھا۔ وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں کی نظر سے نہیں بچاتی تھیں۔ اسی طرح آنحضرت نے ان تمام عورتوں کے اعمال بد بیان کئے۔ جن میں مبتلا تھیں۔ امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں جو بدترین زمانہ ہوگا۔ عورتیں بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ ہو کر اجنبی مردوں کے سامنے اپنی نمائش کریں گی۔ اپنے سروں کو اس طرح سربند سے باندھیں گی کہ مثل اونٹ کے کوہان نظر آئیں گے۔ ایسی عورتیں داخل جہنم ہوں گی۔ امراء معصیت میں اور کھلی بدکاری میں صاحبان امانت و دیانت اخیانت میں مبتلا ہوں گے۔ نماز کو ترک کر دیں گے۔ لذتوں کے پیچھے پڑیں گے۔ شریعت حقیر و کمزور ہو جائے گی آخرت کے اعمال بجا لائیں گے بھی تو دنیا طلبی کے لئے۔ دنیا کے معاوضہ میں دین کو بیچ ڈالیں گے۔

(علائم الظہور مطبوعہ مطبع حیدری۔ حیدر آباد دکن بھارت)

رضا کار ریکم دسمبر ۱۹۶۶ء کے شمارے میں ایک مضمون بعنوان "علائم الظہور" نظر قارئین سے گزر ہو گا اب اس دوسری قسط میں کچھ اور علاماتِ ظہور حضرت قائم آل محمد اسی کتاب مذکورہ "علائم الظہور" سے نقل کی جا رہی ہیں۔ جن کی مطابقت دور حاضر کے حالات سے کی جا سکتی ہے۔ بلاشبہ ہم محبان محبت آل محمد کی ہر فرد ظہور امام زمان عجل اللہ فرجہ کی منتظر اور متمنی ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے یومیہ اعمال و افعال اور حرکات و سکنات شب و روز کا جائزہ لیتے ہوئے فرداً فرداً اپنے گریبان میں جھانکیں تو سوائے قلیل علماء اعلام اور واعظین باعمل کے اکثر خطیب و ذاکرین زمیندار اور تاجر حجازی حاکم اور وکلاء، صنعت کار اور ملازم وغیرہ اس قابل نہیں پائے جائیں گے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا منہ دکھا سکیں بوجہ معاصی اور نافرمانی کے ہم مجرم اور مستحق سزا ٹھہرائے جائیں گے جیسے قبل از ظہور حضرت حجتؑ بغیر توبہ کے موت آ گئی۔ تب بھی مجرم۔ پھر کیوں نہ قبل از موت اور ظہور آنحضرت سنبھل جائیں اور نادم و تائب ہو کر اپنے تئیں اس لائق بنا سکیں۔ کہ آنحضرت کے روبرو حاضر ہو سکیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے کتب "علائم الظہور" میں علاماتِ ظہور حضرت قائم آل محمد علیہ السلام عجل اللہ فرجہ میں لکھا ہے۔ کہ جامع الاخبار میں صدوقؒ لکھتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں حضرت رسولؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا پیغمبر نے بعد اعمال حج کے وداع کرتے وقت حلقۂ در کعبہ دست مبارک میں تھام کر باواز بلند فرمایا کہ تمام اشخاص حاضر ہوں۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو فرمایا کہ حاضرین سن لیں اور جو غائب ہیں ان کو پہنچا دیں اسکے بعد گریہ فرمایا اور حاضرین بھی رونے لگے پھر فرمایا کہ سب آگاہ ہوں خدا تم سب پر رحمت نازل کرے۔ تمہاری مثال اس زمانے میں اس برگ کی مانند ہے کہ چار سو سال تک جس میں کوئی خار نہیں اسکے بعد خار و برگ دو سال تک نمودار ہوں گے۔ پھر اسکے بعد صرف خار آئیں گے جس میں کوئی برگ نہ ہوگا یعنی نیکی نہ ہوگی۔ کہ اس زمانہ میں پادشاہ ظالم و مالدار بخیل، عالم مال پر رغبت کرنیوالا بوڑھا فاجر لڑکے بے حیا، عورت زینت دینے والی ہوگی پھر پیغمبر گریہ فرمانے لگے سلمان نے اٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تمام لوگ کس وقت ہوں گے۔ فرمایا کہ اے سلمان! جب کہ علماء کم ہو گے۔ آدمی زکوٰۃ نہ دیں گے اعمال قبیحہ علانیہ کریں گے۔ آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گی۔ دنیا کی توقیر کی جائے گی اور علم کو حقیر جانیں گے۔ غیبت عام طور پر ہوگی۔ مال حرام کو غنیمت جانیں گے۔ بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے چھوٹے بڑوں کا احترام نہ کریں گے۔ پس وہ تمام لعنتی اور ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ ان میں دینداری باقی نہ رہے گی۔ صرف لفظ دین زبان پر رہے گا بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یہ امور کس وقت واقع ہونگے فرمایا کہ جب نماز نہ پڑھی جائے گی۔ خواہشات نفسانیہ کی پیروی کریں گے۔ شراب استعمال کرینگے۔ ماں باپ کو دشنام دیں گے۔ مرد عورتوں کے مطیع ہوں گے ہمسایہ پر ظلم کریں گے۔ بزرگوں کے دل سے رحم اور چھوٹوں سے شرم چلی جائے گی، حکام ظالم ہوں گے۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر حسد کرے گا، شرکار (حصہ دار) آپس میں خیانت کریں گے۔ وفا کم ہو جائے گی۔ زنا کاری آشکارا ہوگی۔ مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے۔ عورتوں سے حیا کا مقنع اٹھ جائے گا۔ لوگ مغرور ہوں گے۔ احسان کم کیا جائے گا۔ افعال حرام کے مرتکب ہوں گے۔ گناہ کبیرہ کرنے کی پرواہ نہ ہوگی حصول مال کے لئے مدح کی جائے گی۔ مال و زر راگ میں صرف کیا جائے گا حصول دنیا میں مشغول ہوں گے۔ آخرت کی فکر نہ ہوگی۔ پرہیزگاری کم اور حرص زیادہ ہوگی۔ فتنہ فساد برپا ہوں گے۔ مومن ذلیل اور منافق عزیز ہوگا۔ مسجدوں میں اذان کی آواز بلند ہوگی۔ لیکن ان کا دل ایمان سے خالی ہوگا۔ ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی دل ان کا شیطان کے مانند ہوگا۔

(ماخوذ از علائم الظہور مطبوعہ حیدر آباد دکن بھارت)

اطفالِ احمدیت! آپ صرف پچاس پیسے ماہوار چندہ دے کر وقفِ جدید کے مجاہد بن سکتے ہیں۔
(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حلقہ جات جماعت احمدیہ لاہور کا باہمی موازنہ

ایک زاویہ نگاہ سے حلقہ گڑھی شاہو اوّل رہا اور دوسرے زاویہ نگاہ سے حلقہ لاہور چھاؤنی

جماعت احمدیہ لاہور کے مختلف حلقہ جات میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے ۱۸ نومبر سے ۲۵ نومبر تک مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید کی معیت میں دورہ کیا اس عرصہ میں چوہدری صاحب موصوف نے نو مقامات پر تقاریر کیں۔ تین مقامات میں مرکزی انسپکٹران کے تعاون سے نمائش کا انتظام کیا۔ متعدد دوستوں کے گھروں میں جا کر انفرادی ملاقاتیں کیں ان مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ حلقہ جات میں بیداری کی لہر دوڑ گئی تقریباً پینتیس ہزار روپیہ کے وعدے فراہم ہوئے۔ جن میں گذشتہ سال کی نسبت دس ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا۔ حلقہ جات میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے حلقہ جات کی مساعی کا باہمی مقابلہ کیا گیا۔ چنانچہ جہاں تک بجٹ تحریک جدید کو معیاری بنانے کا تعلق ہے اس میں حلقہ گڑھی شاہو اوّل رہا۔ جس کے صدر شیخ عبد الحق صاحب انجینئر ہیں۔ گذشتہ سال کی نسبت اضافہ کرنے کے سلسلہ میں حلقہ لاہور چھاؤنی اوّل رہا۔ جس کے صدر مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب ہیں۔ عمومی طور پر جملہ حلقہ جات کے صدر صاحبان نے مرکزی وفد سے تعاون فرمایا۔ مستورات کی جماعت نے بھی مہم کو کامیاب کرنے میں سب سے پہلے خود نمایاں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور باقی ماندہ کام کو بخیر تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشے۔

فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید از لاہور

چوہدری علی محمد صاحب آف ٹلونڈی جھنگلاں کا ذکر خیر

از مکرم شریف احمد صاحب ڈیہوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی

چوہدری علی محمد صاحب مرحوم مورخہ ۱۰/۱۲/۶۶ کو رحلت کر گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون مرحوم عین جوانی کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عہد خلافت میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احمدیت کے ساتھ بڑا اخلاص رکھتے تھے۔ نماز روزہ کے پابند تھے۔ تقسیم کے بعد آپ سندھ میں آ گئے اور کچھ عرصہ بعد آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کافی مالی وسعت دے دی جس سے آپ نے کافی زمین خرید کر کے وہاں رہائش اختیار کر لی۔ زمیندارہ لحاظ سے اپنے حلقہ میں با اثر تھے۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے تحریک جدید دفتر دوم اور وقف جدید وغیرہ میں شامل تھے۔ عرصہ آٹھ نو سال سے میں جماعت کا سیکرٹری مال چلا آ رہا ہوں۔ آپ اکثر چندہ جات اپنی گوٹھ سے جو کرونڈی سے تین چار میل کے فاصلہ پر ہے یہاں کرونڈی میں آ کر دے جایا کرتے تھے۔ اسی طرح جب کبھی مجھے وہاں گوٹھ پر چندہ وغیرہ کے لئے جانا پڑتا تو رقم مطلوبہ مجھے دے دیتے اور اکثر چندہ آمد سے بھی زیادہ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں جلسہ کے قریب جلسہ کا چندہ اور وقف جدید کا چندہ لینے کے لئے گیا تو چوہدری صاحب مرحوم اور ان کے بچے کہنے لگے کہ روپے تو ضرور موجود ہیں۔ مگر پرسوں ایک زمین کی نیلامی ہے اس کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ جب میں واپس آنے لگا تو فرمانے لگے کہ تم چندہ لیتے جاؤ زمین دینی یا نہ دینی خدا کے ہاتھ میں ہے اگر وہ دینی چاہے گا تو خود ہی لقمہ دے گا سو پیوں سے دے دیگا۔ یہ بات کہہ ۱۴۰/- روپے مجھے لا کر دے دئے۔ میرے دل پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ میں سارا راستہ ان کے لئے دعا کرتا آیا کہ الٰہی تو یہ زمین ان کو آسان طریقہ سے دے دے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ دوسرا فریق راضی ہو گیا اور زمین بغیر نیلامی کے گورنمنٹ کی منظور کردہ قیمت میں ان کو مل گئی یہ محض ان کے اخلاص کی وجہ سے ہوا۔ چوہدری صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مہمان نواز خوش خلق اور دعاگو تھے احمدیوں کے ساتھ بہت ہمدردی سے پیش آتے تھے۔

آپ کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے آپ نے علیحدہ جماعت منظور کرا لی تھی۔ پہلے کرونڈی کے ساتھ شامل تھے۔ آپ اپنے چھوٹے چھوٹے پوتوں کے لئے معلم کی بڑی خواہش رکھتے تھے اس کے لئے آپ نے دو ایکڑ زمین بھی وقف کی تھی۔ آپ کی جماعت آپ پر اور آپ کے چار پانچ بیٹوں پر مشتمل ہے گوٹھ میں مسجد بنائی ہوئی تھی۔ وصیت کی ہوئی تھی۔ اسلئے آپ کو اپنی گوٹھ کے قریب ہی امانتاً دفن کر دیا گیا ہے وفات کے روز کرونڈی سے اطلاع ملنے پر کرونڈی اور ارد گرد کی جماعتوں سے بہت سے دوست اکٹھے ہو گئے تھے۔ اسی طرح غیر از جماعت دوست بھی بہت بہت دور سے آئے ہوئے تھے پہلے غیر از جماعت احباب نے نماز جنازہ ادا کی۔ پھر چوہدری لال دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت کرونڈی کی زیر امامت میں احمدیوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ پھر تدفین عمل میں آئی کے بعد دعا بھی پریذیڈنٹ صاحب نے کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے ۳ لڑکیاں اور ایک بیوہ اور پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور چوہدری صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور مرحوم کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین آپ نے قریباً ۸۰ سال عمر پائی۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

(مکرم میاں ناصر علی صاحب - جھنگ صدر)

اخلاق حسنہ کا نمونہ خوش اطوار و خوش خصال۔ تقویٰ کی باریک راہوں کا خیال رکھنے والا۔ بے نمود بے ریا انکساری و فروتنی اور تسلیم و رضا کا خوگر۔ مرضیات الٰہی کا عاشق۔ بلیٰ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کی عملی تصویر۔ خوش گفتار۔ نرم رو۔ ملنے والوں کے جذبات و احساسات کا حد سے زیادہ خیال رکھنے والا۔ امراء و غرباء کا دوست اور جماعت احمدیہ کا ایک بزرگ ہم سے رخصت ہو گیا۔ یعنی میرے قابل صد احترام دوست چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ساہیوال (منٹگمری) ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے خالق و محبوب مولیٰ کریم سے واصل ہو گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

بلاشبہ میرے مرحوم بھائی تقویٰ یقین عرفان غیرت دینی۔ قربانی و ایثار۔ انکسار و بے نفسی، علم و عمل کی یکسانیت۔ اور قلب و زبان کی ہم آہنگی کا ایک نمونہ تھے۔

یوں تو مجھے ایک لمبے عرصہ سے مرحوم و مغفور سے تعارف و ہم نشینی کا شرف حاصل تھا مگر ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۲ء تک جب کہ میں ملازمت سرکاری کے سلسلہ میں ساہیوال (منٹگمری) رہا۔ اپنے عزیز بھائی کو بہت قریب سے دیکھا۔ مرحوم اس عاجز سے بے حد الفت فرمایا کرتے دو ایک مرتبہ جب آپ اپنی بیماری وغیرہ کے سلسلہ میں باہر تشریف لے گئے تو اس ناچیز کو اپنی جگہ امیر مقرر کرنے کی مرکز کو سفارش کی۔

میرے مرحوم بھائی کے اعلیٰ خلق کے ظاہر کرنے والے بے شمار واقعات ہیں جو میرے قیام ساہیوال (منٹگمری) کے دوران میرے ساتھ گذرے۔

اللہ کریم اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلفائے پاک سے چوہدری صاحب کی محبت کا رنگ نرالا ہوتا تھا۔ ایسا کہ پاس بیٹھنے والا خلوص و صدق اور عشق و وفا کی چاشنی و سوز کا رنگ اپنے اندر بھی محسوس کرتے لگتا۔ بارہا ایسا ہوا کہ مرحوم کے نماز پڑھنے کی ادا و جذب سینہ نے اس ناچیز کو چشم پر آب کر دیا۔ اور اب بھی اکثر وہ نمونہ میرے سامنے رہتا ہے

عشق و محبت اور مہر و وفا کے یہ نمونے کبھی صفحۂ ہستی سے مٹ نہیں سکتے یہ پاک روحیں خود زندہ ہوئیں اور ایک عالم کو زندگی بخش گئیں۔ یہ بالکل سچ ہے کہ ؎

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

نظارت اصلاح و ارشاد کا مفت لٹریچر

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ اس میں سے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد
۲۔ وفات مسیح علیہ السلام
۳۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ ۴۔ ہماری تعلیم
۵۔ پردہ ۶۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی
۷۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے برضا و رغبت بیعت
۸۔ ہمارا مذہب ۹۔ طریق استخارہ
۱۰۔ حضرت مسیح مشرق میں ۱۱۔ رفع عیسیٰ علیہ السلام
۱۲۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقام۔ ۱۳۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال مقام
۱۴۔ ریڈیو پر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۱۵۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ کا پاک نمونہ (ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۔ لاہور ۱۶ دسمبر ۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے کل استحقاق کی رپورٹ کے مطابق ایک قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی ہے جس میں مرکزی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ سابق صوبائی ہوم سیکرٹری مسٹر یزدانی ملک کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے ۔ قرارداد میں کہا گیا ہے مسٹر یزدانی ملک نے یکم دسمبر کو لابی میں داخل ہو کر اسمبلی کے معزز ایوان کے رکن مخدوم شمس الدین گیلانی پر حملہ کیا ۔ اور نازیبا کلمات کہے ۔ حزب اقتدار اور مخالف دونوں طرف سے ارکان کی بھاری تعداد نے بحث میں حصہ لیا ۔ اور قرارداد کی حمایت کی جو چوہدری محمد نواز نے پیش کی تھی ۔

ڈھاکہ ۱۶ دسمبر ۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر کے دورے کے بعد پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے برادرانہ تعلقات میں مزید اضافہ ہو گا ۔ انہوں نے یہ بات مارشل عامر کے ایک پیغام کے جواب میں کہی جو مارشل عامر نے پاکستان سے رخصت ہوتے وقت صدر کو ارسال کیا تھا ۔

صدر ایوب نے اپنے پیغام میں صدر ناصر کو سلام بھیجا اور متحدہ عرب جمہوریہ کے عوام کی خوشحالی کی دعا کی ۔

نئی دہلی ۱۶ دسمبر ۔ بھارت کی مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سنت فتح سنگھ کے مرن برت اور جل کر مر جانے کے فیصلے سے پیدا شدہ صورت حال کا محاسبہ کیا جائے ۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اکالی رہنما کو گرفتار کر لیا جائے ۔ لیکن اس اقدام کے نتیجہ میں سکھوں اور حکومت میں خونریز تصادم کا امکان ہے سکھ جتھے حکومت کی پابندیوں کے باوجود امرتسر پہنچ رہے ہیں اور ۱۷ دسمبر کو جس دن سنت فتح سنگھ اپنا مرن برت شروع کریں گے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جائے گی ۔

دریں اثناء اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے سنت فتح سنگھ کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے ۔ انہوں نے اپنے خاص ایلچی کے ذریعہ سنت فتح سنگھ کو ایک خط بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آپ نے جو جرأتمندانہ اقدام کیا ہے میں اور پوری سکھ قوم اس میں

آپ کے ساتھ ہے ہم نے اپنے تمام اختلافات بھلا دیئے ہیں اور پنجھوں کے لیے قربانی دینے کے لئے تیار رہیں ۔ انہوں نے اپنے خط میں یہ بھی کہا ہے کہ سکھ ہوم لینڈ حاصل کرنے کا وقت اب آ گیا ہے اور اب موقع ہے کہ سکھ پوری قوت سے اٹھ کھڑے ہوں ۔ اور ہندو اکثریت کو مجبور کریں کہ وہ انہیں ان کا حق دے دے ۔

لاہور ۱۶ دسمبر ۔ بھارت کے اردو اخبارات کی اطلاع کے مطابق اس ماہ کے شروع میں ضلع فتح پور کے ایک گاؤں نارنجیاں میں خوفناک فرقہ وارانہ فساد ہوا ۔ جس میں ہندو غنڈوں نے عیدگاہ اور درگاہوں کی بے حرمتی کی مسلمانوں کے مکان لوٹ لئے اور ان کی عورتوں کو زدوکوب کیا گیا ۔

اخبارات کے مطابق یہ فساد گاؤ کشی کے مسئلہ پر ہوا تھا ۔ بعد میں پولیس نے امن و امان بحال کر دیا ۔

۱۶ دسمبر ۔ کشمیری رہنما مولانا محمد سعید مسعودی کے صاحبزادے مولانا شبیر مسعودی نے بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ سری نگر کے حلقہ سے ان کے مقابلہ میں انتخاب لڑ کر دیکھ لیں ۔ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد حکمران جماعت کانگریس کے صدر میر قاسم کی اس پیشکش پر تبصرہ کر رہے تھے کہ بھارتی وزیراعظم مقبوضہ کشمیر کے کسی بھی حلقے سے انتخاب لڑ سکتی ہیں ۔ اور عوام ان کی حمایت کریں گے ۔

مولانا شبیر مسعودی نے کہا اگر مسز اندرا گاندھی میرے مقابلہ میں کامیاب ہو جائیں تو ایک طرف بھارت کو یہ سرٹیفکیٹ مل جائے گا کہ کشمیری عوام اس کے حامی ہیں اور دوسرے کانگریس کو ایک زندہ جماعت کی حیثیت مل جائے گی ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ مسز اندرا گاندھی یہ چیلنج قبول کر سکیں گی ۔ اور نہ وہ یہ سمجھ لیں کہ اس بات سے آمادہ کر سکیں گے ۔ ایک یہ کہ انہیں اس کا پورا طرح علم ہے کہ کبھی بھارتی خاص کر ان لوگوں کو جو کشمیریوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں کشمیری عوام کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی ۔

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ !

کے

مایۂ ناز تحفے !

۱ ۔ خورشید ہیئر آئل متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی تمام بیماریوں کیلئے مفید ہے
قیمت اڑھائی روپے

۲ ۔ روغن آملہ خالص آملہ سے تیار کردہ
قیمت پونے دو روپے

۳ ۔ روغن سرسوں کچی گھانی سو فیصدی خالص
قیمت ڈیڑھ روپیہ ۔

نیز جلسہ سالانہ پر عطریات بھی حاصل کر سکیں گے انشاء اللہ

عطاران مشرق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ضروری اعلان !

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کے حصہ داران کا سالانہ اجلاس مورخہ ۳۱/۱۲/۶۶ بوقت ۵½ بجے شام کمپنی کے دفتر میں منعقد ہو گا مندرجہ ذیل معاملات پیش ہوں گے ۔ (۱) حسابات نفع و نقصان ۶۶-۱۹۶۵ء (۲) تقرر آڈیٹران ۔ (۳) تقرر ڈائریکٹر (۴) دیگر امور
(عبدالسلام چیئرمین)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے کتابت کیا کریں

فلاسفی انگریزی

یعنی

TEACHINGS OF ISLAM

کا سستا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے ، قیمت صرف دو روپیہ ہے ، دوستوں کو انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر زیادہ سے زیادہ منگوانا چاہیئے ۔

ملنے کا پتہ :- اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

کیپ ٹاؤن ۔ ۱۶ دسمبر ۔ گذشتہ روز ایک جج نے ۹ افریقیوں کو سفید فام دوکاندار کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت دی واقعات کے مطابق آج سے چار سال قبل ملزم ایک جنرل سٹور میں داخل ہوئے اور دکاندار مسٹر رجر سے چند اشیاء طلب کیں رجر مطلوبہ اشیاء لینے کے لئے ایک سیڑھی کے ذریعہ دکان کے اوپر والے حصہ میں چلا گیا ۔ جب وہ نیچے اترا تو ملزموں نے اس پر کلہاڑیوں کے پے در پے وار کر کے ہلاک کر دیا ۔

جکارتہ ۱۶ دسمبر ۔ انڈونیشیا کے سابق سربراہ ایر مارشل عمر دانی کے خلاف مقدمہ کی سماعت کل دوبارہ شروع ہو گئی ۔ ان پر اکتوبر کی ناکام بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے جسے پانچ دن قبل ملتوی کر دیا گیا تھا ۔ اس سے قبل سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کے خلاف اسی الزام میں مقدمہ کی سماعت کی جا چکی ہے انہیں سزائے موت دی گئی تھی ۔ اور انہوں نے معافی کے لئے صدر سوئیکارنو سے اپیل کی ہے جو ابھی تک زیر غور ہے ۔ رحم کی اپیل کر رکھی ہے ۔

اسلام آباد ۱۶ دسمبر ۔ سمر کلاری

طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر آغا شاہی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل نمائندہ مقرر کر دیا گیا ہے ۔ انہیں مسٹر امجد علی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے جو آئندہ سال فروری میں ریٹائر ہو جائیں گے ۔

احمد آباد ۔ ۱۶ دسمبر ۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے کل یہاں گائے کشی پر پابندی کا مطالبہ کرنے والوں پر سخت نکتہ چینی کی ۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف یہ لوگ گائے کشی پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں اور دوسری طرف اترپردیش اور بہار میں ہزاروں گائیں بھوک سے مر رہی ہیں ۔ ان لوگوں کو چاہیئے کہ پہلے وہ ان کے لئے چارہ کا بندوبست کریں اور پھر ذبیحہ پر پابندی لگوائیں ۔

ڈھاکہ ۱۶ دسمبر ۔ کل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ پنج سالہ منصوبہ کے دوسرے سال میں ۵۸ کروڑ ڈالر کی ضرورت پڑے گی ۔ اس میں سے امداد دینے والے ممالک ۴۰ کروڑ ڈالر سے کچھ زائد رقم دینے کے وعدے کر چکے ہیں ۔ بلجیئم اور امریکہ عنقریب اس سلسلہ میں آٹھ کروڑ ڈالر مہیا کر دیں گے ۔

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ہر احمدی گھر تک پہنچنا چاہیئے سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

رمضان میں غرباء کے ساتھ ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے

بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور سخی پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

دوسری بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ سدا تھا رہا ہے تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا غریبوں کو رات رات بھر جاگتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے رات کو جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار۔ وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے چیزیں تیار ملیں گی۔ اور وہ صبح کو اٹھ کے کھاتے ہیں۔ لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب مؤذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں۔ لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کتنے راتیں اور کتنے دن اس طرح گزارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے پھر امیر کے لئے بھوک مٹانے کا وقت ہر لحظہ قریب آ رہا ہوتا ہے لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی لیکن جب امیر خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے ــــ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے اس کا مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا تو روزہ سے ہر شخص پر اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں کس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی ہے۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔

پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی انسانی جو جزو ایمان ہے اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ؍جنوری ۱۹۶۵ء)

۱۔ روہوڈیشیا کی باغی سمتھ حکومت کے خلاف :۔

سلامتی کونسل نے لازمی اقتصادی پابندیاں لگانے کی منظوری دے دی

اس میں تیل اور تیل کی مصنوعات بھیجنے پر پابندی بھی شامل ہے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۷؍دسمبر۔ رات اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ لازمی اقتصادی پابندیاں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پابندیاں رہوڈیشیا میں گوری اقلیت کی باغی سمتھ حکومت کو ختم کرنے کے لئے منظور کی گئی ہیں۔ لازمی اقتصادی پابندیوں میں تیل کی رسد بھی شامل ہے۔ البتہ سلامتی کونسل نے افریقی ملکوں کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ تیل کی رسد پر پابندی برطانیہ نافذ کرائے۔

سلامتی کونسل نے گزشتہ رات اتفاق رائے سے زیر غور قرارداد میں افریقی ملکوں کی یہ ترمیم منظور کر لی کہ اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک تیل اور تیل کی مصنوعات بھی روہڈیشیا نہ پہنچنے دیں۔ کونسل نے ایک اور ترمیم بھی منظور کی جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ رہوڈیشیا کا مسئلہ امن عالم کے لئے خطرہ ہے اور اس کی وجہ سے بین الاقوامی صورتحال ابتر ہو رہی ہے۔

برطانیہ کے نمائندے نے افریقی ملکوں کی ترامیم کے متعلق اپنی حکومت کے موقف کی وضاحت کی اس نے قرارداد کے ان حصوں کی مخالفت کی جن میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ نے سمتھ حکومت کو ختم کرنے کے لئے طاقت استعمال کرنے سے گریز کیا۔ قرارداد میں جنوبی افریقہ اور پرتگال کی طرف سے سمتھ حکومت کی حمایت اور اس کی اعانت کی بھی مذمت کی گئی ہے۔

سنت فتح سنگھ کا مرن برت

امرتسر ۱۷؍دسمبر۔ مشہور سکھ لیڈر سنت فتح سنگھ آج اپنا اس روزہ مرن برت شروع کر رہے ہیں۔ دس روز کے بعد وہ اپنے آپ کو آگ لگا کر خودکشی کر لیں گے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ چنڈی گڑھ کو مکمل طور پر پنجابی صوبہ میں شامل کیا جائے اور اس کا ہندی بولنے والے صوبہ ہریانہ سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔

منافع خوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی

گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ کی ماہانہ نشری تقریر

لاہور ۱۷؍دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ غذائی صورت حال پر قابو پانے کے لئے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو اعلیٰ اختیارات دے دیئے گئے ہیں اور انہیں واضح طور پر ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ذخیرہ اندوزوں، سمگلروں اور منافع خوروں اور خوراک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے دوسرے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ میں غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت اپنے تمام وسائل کو استعمال کر رہی ہے لیکن اس معاملہ میں عوام کو بھی تعاون کرنا چاہیئے اور انہیں گندم کے ساتھ مکئی کے آٹے کا بھی استعمال کرنا چاہیئے جو غذائیت اور توانائی کے اعتبار سے کسی جنس سے کم نہیں اور تمام متمدن ملکوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

گورنر نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں امید ظاہر کی کہ رمضان میں اسلامی مملکت کے باعمل شہریوں کی حیثیت میں صوبہ کے لوگ ان پابندیوں کی پوری پاسداری کریں گے جو بحیثیت مسلمان ان پر عاید ہوتی ہیں۔

گورنر نے کہا میں نے حال ہی میں صوبہ کا دورہ کیا ہے۔ اور اس دوران عوام کی توجہ بار بار اس طرف مبذول کرائی ہے کہ وہ غیر اسلامی رسوم و رواجات اور باطل عقائد اور توہمات کو خیرباد کہہ دیں۔

درخواستِ دعا

لاہور ۱۷؍دسمبر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کے فرزند عزیز مبشر احمد کا اب بخار اتر گیا ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴